تلیفون نمبر

ایڈیٹر

رجسٹرڈ ایل نمبر

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تاحال علیل ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۵ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۵

خطبہ جمعہ

بعض دوستوں نے اپنی ساری کی ساری جائدادیں پیش کر دیں

ہمیں اللہ تعالےٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۹ مئی ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں جماعت کو ایک دفعہ پھر اس کے اس فرض کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جو تازہ چندہ کی تحریک کے متعلق اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین کا ایک حصہ تندہی کے ساتھ اس تحریک میں شرکت کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ ممکن ہے جماعتوں کے اندر یہ احساس پایا جاتا ہو۔ کہ اس تحریک کے متعلق لوگوں نے فرداً فرداً جواب دینے ہیں۔ لیکن

یہ درست نہیں

تحریک جدید کے وعدوں اور چندوں کے متعلق ہماری جماعت کا جو دستور ہے اسی کے مطابق اس تحریک کے بارہ میں بھی انتظام ہونا چاہیئے۔ یعنی مختلف جماعتوں میں جو سیکرٹریان مال مقرر ہیں پریذیڈنٹوں اور امیروں یا دوسرے سیکرٹریوں کی مدد سے انہیں اپنی

جماعتوں کی مکمل لسٹیں

جلد سے جلد بھجوانی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے۔ ابھی اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدوں کی لسٹیں مکمل ہو کر مجھے نہیں ملیں۔ میرے پہلے خطبات کے بعد کچھ لسٹیں آئی ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر افراد کی ہیں جماعتوں کی نہیں، جماعتوں کے لحاظ سے اب تک بمشکل دس فی صدی لسٹیں آئی ہیں۔ باقی جماعتوں کی طرف سے جن میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ ابھی تک مجھے کوئی اطلاعات نہیں پہنچیں۔ میں نے اس تحریک کے وعدوں کے لئے ڈیڑھ ماہ کی میعاد مقرر کی تھی۔ جو ۲۰ مئی کو ختم ہو جاتی ہے۔ مگر چونکہ یہ نئی تحریک ہے۔ اور دوستوں کو ایک وقت اس کے سمجھنے میں بھی لگا ہے۔ اس لئے میں اس کی مدت

۳۱ مئی

تک بڑھا دیتا ہوں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ دوست ضرور ۳۱ مئی تک ہی انتظار کرتے رہیں۔ بلکہ نیکی کے کام میں جلد سے جلد حصہ لینا بھی انسان کے ثواب کو بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔ اور جس طرح گورنمنٹ میں یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو شخص پہلے سروس میں شامل ہو۔ اسکو بعد میں شامل ہونے والوں سے سنیئر سمجھا جاتا ہے۔ اور آئندہ ترقیات میں اس کی سنیارٹی Seniority کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دنوں کا بھی حساب رکھا جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اگر یکم تاریخ کو سرکاری ملازمت میں شامل ہو۔ تو اسکو اس شخص سے سنیئر اور بالا سمجھا جاتا ہے۔ جو دوسری تاریخ کو شامل ہو۔ حالانکہ فرق صرف ایک دن کا ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے حضور میں بھی وہ لوگ جو قربانیوں میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ زیادہ ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ سوائے اسکے کہ انکی راہ میں ایسی مشکلات اور دقتیں ہوں۔ جنکی وجہ سے ان کا بعد میں آنا پہلے آنے کے برابر سمجھا جائے۔ مگر یہ چیز تو

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے علم میں

ہے۔ اور وہ کسی کے متعلق کیا فیصلہ کریگا۔ انسان اس کے متعلق کچھ جان نہیں سکتا۔ اس لئے ظاہر پر نظر کرتے ہوئے ہر جماعت کا فرض ہے۔ اور فرض ہونا چاہیئے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر جماعت کا یہ حق ہے۔ اور اسے اپنا یہ حق لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دوسری جماعتوں سے پہلے اپنے وعدے لکھائے۔ تاکہ نہ صرف وہ ثواب میں شامل ہو۔ بلکہ بعد میں شامل ہونے والوں سے خدا تعالیٰ کے حضور مقدم سمجھی جائے۔

جہاں تک نظام کا تعلق ہے۔ جس رنگ میں

تحریک جدید کا محکمہ

کام کر رہا ہے۔ میرے نزدیک بیت المال والے اس رنگ میں کام نہیں کر رہے۔ تحریک جدید کی رپورٹوں میں نہ صرف یہ اطلاع ہوتی ہے۔ کہ کس حد تک وعدے آئے ہیں۔ بلکہ وہ یہ بھی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے اس بارہ میں کیا کوششیں کی ہیں۔ مگر بیت المال والوں کی طرف سے کوئی ایسی رپورٹ جو حقیقت پر مبنی ہو۔ اور جس سے معلوم ہو سکے۔ کہ معقول طور پر جد و جہد کی جا رہی ہے اب تک میرے پاس نہیں پہنچی۔ اور در حقیقت میں ابھی تک اس بات سے ناواقف ہوں۔ کہ صحیح طور پر ہر جماعت پر حجت پوری کر دی گئی ہے یا نہیں۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس تحریک کے متعلق جو وقفِ آمد یا وقفِ جائیداد کی ہے۔ یا غیر واقفین سے نصف ماہ کی آمد یا ان کی جائیداد کا ½ فی صدی لینے پر مشتمل ہے۔ ہم نے یہ قانون بھی پاس کیا ہے۔ کہ جو لوگ اس تحریک میں شامل نہ ہوں۔ یا غیر واقفین کی صورت میں اپنی جائیداد کا ½ فی صدی یا ایک ماہ کی نصف آمد بھی دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔ ان کو آئندہ

سلسلہ کے ہنگامی کاموں میں

شامل نہ کیا جائے۔ پس جماعتوں کے لئے جہاں یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد از جلد بھجوا دیں۔ وہاں ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مجھے اس بارہ میں بھی اطلاع دیں۔ کہ

کون کون سے لوگ

اس تحریک میں حصہ نہیں لے رہے۔ تاکہ ان کا ریکارڈ رکھا جا سکے۔ ابھی تک کسی جماعت نے بھی ایسی اطلاعات بہم نہیں پہنچائیں۔ حالانکہ اس تحریک کے مثبت اور منفی دو حصے ہیں۔ مثبت حصہ تو یہ ہے۔ کہ کس کس نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اور منفی حصہ یہ ہے۔ کہ کس کس نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اور یہ دونوں حصے اہم ہیں۔ منفی کے متعلق ہمارا فیصلہ یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو آئندہ سلسلہ کی ہنگامی تحریکوں میں شامل ہونے کا موقعہ نہ دیا جائے۔ سوائے ایسی صورت کے کہ وہ

توبہ کریں

اور سلسلہ کے سامنے معقول معذرت پیش کریں۔ اگر ان کا عذر جائز ہونے کی صورت میں قبول کر لیا جائے۔ تو اس کے بعد انہیں ہنگامی تحریکوں میں شامل ہونے کا حق ہوگا۔ لیکن اس کے بغیر نہیں۔ پس جماعتوں کو نہ صرف وعدے کرنے والے دوستوں کے نام بھجوانے چاہئیں۔ بلکہ جو لوگ انکار کریں۔ ان کے نام بھی بھجوانے چاہئیں۔ میں نے بار بار اور کھول کر بیان کیا ہے۔ کہ جو لوگ تحریکِ وقف میں حصہ نہیں لیتے۔ ابھی ہم ان کو مجبور نہیں کرتے۔ کہ اپنی آمد یا جائیداد وقف کریں۔ ایسے لوگ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا جائیداد کا ½ فی صدی دے کر موجودہ تحریک سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اور نادہندگی کے الزام سے بچ سکتے ہیں۔ بعض دوستوں کو اس بارہ میں یہ

غلط فہمی

ہوئی ہے۔ کہ جو لوگ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا اپنی جائیداد کا ½ فیصدی دینگے ان کو بھی آئندہ ہنگامی تحریکات میں شامل نہیں کیا جائیگا۔ چنانچہ اس قسم کا ایک نوٹ میں نے الفضل میں بھی دیکھا ہے۔ جو تحریک جدید کی طرف سے تھا۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ کہ ہر شخص اپنی جائیداد یا آمد ضرور وقف کرے۔ میں نے جو کچھ

درخواستِ دُعا

لیگوس (مغربی افریقہ) سے جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

نہایت اہم اور دیرینہ مقدمہ جو مخالفین نے ہمارے خلاف کھڑا کر رکھا ہے کی سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

کہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مومن کا ایمان اس بات کا متقاضی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی جائیداد اور آمد اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اس لئے دوستوں کو وقف کرنا چاہیئے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ "وقف کرنا چاہیئے" اور "وقف کرے" میں

بڑا بھاری فرق

ہے۔ ایسے آدمی ہو سکتے ہیں۔ جو وقف میں شامل ہونے کے متعلق اپنے سینوں میں انشراح نہ پاتے ہوں۔ مگر ان کے لئے بھی ہم نے رستہ کھول دیا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ کی نصف تنخواہ یا اپنی جائیداد کا ½ فی صدی دے دیں۔ لیکن چونکہ ایسے آدمی بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ایک ماہ کی نصف آمد یا جائیداد کا ½ فی صدی بھی نہ دے سکیں۔ یا وہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ نہیں دے سکتے۔ تو ایسے لوگوں کے لئے یہ راستہ ہے۔ کہ وہ اپنی معذرت دفتر بیت المال میں بھیج کر ناظر صاحب بیت المال سے اپنے آپ کو مستثنےٰ کرا لیں۔ تب بھی وہ

الزام سے بچ جائیں گے

اور اگر ناظر صاحب بیت المال ان کو مستثنیٰ کر دیں گے۔ تو وہ اس سزا سے کہ آئندہ سلسلہ کے ہنگامی کاموں میں انہیں شامل نہ کیا جائے۔ محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کا بالکل خاموش رہنا اور

جماعت کے ساتھ تعاون

نہ کرنا اس معیارِ ایمان سے بہت ادنیٰ ہے۔ جس کا اسلام کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ معیار کے ہر مومن سے مطالبہ کیا جاتا ہے مجھے حالات سے اتنی کم واقفیت ہے۔ کہ اب تک میں یہ بھی نہیں جانتا۔ اور نہ ہی دفتر بیت المال والوں نے مجھے اطلاع بہم پہنچائی ہے۔ کہ قادیان کے ہر محلہ نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ دور کی جماعتوں کے متعلق تو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے وعدوں کے پہنچنے میں دیر ہو گئی ہے۔ مگر قادیان کی جماعتوں کے متعلق اس قسم کے کسی امکان کی گنجائش نہیں اوروں کو تو جانے دو۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنوں سے بھی وعدے لئے گئے ہیں۔ یا نہیں (میں نے لسٹیں منگوا کر بعد خطبہ دیکھی ہیں قادیان کے چندہ کا نصف ابھی آیا ہے۔ اور کارکنان انجمن کا نصف سے بھی کم۔ لیکن اب ناظر صاحب بیت المال نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ جلد وعدوں کی لسٹوں کو پورا کریں گے) جو رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں۔ ان سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان کی جماعت سے بھی پوری طرح وعدہ نہیں لیا گیا۔ کیونکہ اگر سب لوگوں کے وعدے شامل ہوتے۔ تو جتنے وعدوں کی اطلاع اس وقت تک مجھے مل چکی ہیں۔ ان سے بہت زیادہ تعداد ہوتی۔ جب قادیان کے لوگوں سے بھی وعدہ لینے کا انتظام پوری طرح نہیں کیا گیا۔ تو اسی پر باہر کی جماعتوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ پس میں دوستوں کو ایک دفعہ پھر یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۲۱ مئی تک ان کے وعدے آ سکتے ہیں۔ جو لوگ نادہند ہیں۔ ان کے نام بھی آنے چاہئیں۔ اور جو لوگ چندہ دینے والے ہیں۔ ان کی لسٹیں بھی ہر جماعت کی طرف سے مجھے پہنچنی چاہئیں۔ وعدے زیادہ تر میرے پاس ہی آتے ہیں۔ اور یہی طریق زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ اس طرح مجھے ایسے لوگوں کا علم بھی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان کے لئے دعا کی تحریک بھی ہوتی رہتی ہے۔ تحریک جدید کے وعدے بھی میرے پاس آتے ہیں۔ اور اس طرح مجھے وقت پر ہر بات کا علم ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی نقص دور کرنے کے قابل ہو۔ تو اس کو دور کر دیا جاتا ہے۔ اسی طریق کے مطابق جو جماعتیں اپنے وعدوں کی لسٹیں مکمل کریں۔ وہ میرے پاس بھجوا دیں۔ چونکہ آجکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاک کا انتظام

خراب ہے۔ اس لئے اگر بعض جماعتیں اپنے وعدوں کی لسٹیں بھجوا چکی ہوں۔ لیکن ان کو وعدوں کے پہنچنے کی اطلاع نہ ملی ہو۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے وعدے نہیں پہونچے۔ ایسی صورت میں دوبارہ انہیں وعدوں کی لسٹیں بھجوانی چاہئیں۔ (ہر جماعت کو لسٹ بھجواتے ہوئے اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ تاکہ اگر پہلی فہرست ضائع ہو جائے۔ تو دوبارہ بغیر تاخیر کے نقل کی نقل قادیان بھجوائی جا سکے) اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ اپنی ایک ماہ کی آمد یا جائداد کا ایک فی صدی دینے والے ہوں۔ ان کے وعدوں کی لسٹیں الگ اور جو نصف ماہ کی آمد یا اپنی جائدادوں کا ½ فی صدی دینے والے ہوں۔ ان کی لسٹیں الگ ہوں۔ تاکہ یہ دونوں قسم کی لسٹیں آپس میں مل نہ جائیں۔ اور ایک کا نام دوسرے رجسٹر میں درج نہ ہو جائے۔

میں امید کرتا ہوں

کہ جماعتیں اپنے اخلاص اور ایثار اور قربانی سے اس عظیم الشان امتحان میں پہلے سے بھی زیادہ کامیاب ثابت ہونگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض دوستوں نے ایسی عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر رشک آتا ہے قربانی میں یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کسی نے کیا دیا ہے۔ بلکہ دیکھنے والی بات یہ ہوتی ہے۔ کہ اس نے اپنی طاقت کے لحاظ سے قربانی میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ بعض ایسے لوگ جن پر صرف دس روپے چندہ عائد ہوتا تھا۔ انہوں نے چالیس روپیہ چندہ دیا ہے۔ اور بعض کے وعدے تو اتنے زیادہ تھے۔ کہ مجھے ان کے

وعدوں کو رد کرنا پڑا

اور میں نے ان سے کہا۔ کہ جو مطالبہ ساری جماعت سے کیا گیا ہے۔ اسی مطالبہ کے مطابق آپ لوگ بھی قربانی کریں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ورنہ بعض نے تو اپنی

ساری کی ساری جائدادیں

پیش کر دی تھیں۔ اور کہا تھا کہ جب ہم نے ساری جائداد دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو ہم ساری جائداد کیوں نہ پیش کر دیں۔ یہ ایک خوشکن بات ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میں نے ایسے وعدے قبول نہیں کئے۔ بلکہ ان کے اخلاص اور

قابل رشک ایثار کا شکریہ

ادا کرتے ہوئے انہیں یہی لکھوایا ہے کہ اس وقت جائداد کا ایک فی صدی مانگا گیا ہے۔ آپ لوگ بھی اتنا ہی پیش کریں۔

اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں

ہی سب کام ہیں۔ اور اس وقت تک اللہ تعالےٰ ہی ہمارے سب کام کرتا چلا آیا ہے۔ اور ہمیں آئندہ بھی اسی کے فضل و کرم کی امید ہے۔ پس ہمیں ان دنوں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ جو فرض اللہ تعالےٰ نے ہم پر عاید کیا ہے۔ اس کی بجا آوری کی ہمیں توفیق ملے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے فرض کو ادا کر چکا ہے۔ تو اسے اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے دوسرے بھائیوں کو بھی اللہ تعالےٰ اس امتحان میں فیل ہونے سے بچائے۔ اور اگر کسی کے اندر کچھ کمزوری پائی جاتی ہے۔ تو وہ دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی کمزوری کو دور کرے۔ اور اسے بھی سابقین میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔

اللہ تعالےٰ کی قدرتیں

نہائت وسیع ہیں۔ اور اس کے فضل عظیم الشان ہیں۔ اس وقت ایک نہائت ہی نازک دور ہندوستان پر آیا ہوا ہے۔ جس کا علاج صرف خدا تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بظاہر انسان کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت خدا کی تقدیر ان کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالےٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی تقدیر کو ایسے ہ

رنگ میں جاری کرے۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ہو۔ اور آئندہ دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب ہو۔ اور یہ کہ ہمارے ملک کے اندر جو فتنہ اور فساد پایا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ اسکو دور کرے

اور ہر قوم کو سمجھ عطا کرے۔ کہ وہ آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر صلح اور امن اور آشتی کے طریق کو قبول کرلے اور نہ صرف ہمارا ملک صلح و آشتی کے طریقوں کو اختیار کرے۔ بلکہ خدا کے فضل سے ہمارا ملک ساری دنیا میں ایک اہم اور نیک تغیر پیدا کرنے کا موجب بن جائے۔

اللھم آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

ایک طبعی سوال ـــــ خدائی وعدے کب اور کس طرح پورے ہونگے؟

حضرت ابراہیمؑ کے پرندوں کی تمثیل

مرتبہ کے۔ ۔ خورشید احمد صاحب

اپنی علالت کا ذکر

قادیان ۱۲ ر ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج باوجود علالت طبع کے نماز مغرب کے بعد مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ ابتدا میں متعدد مہمانوں کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور نے اپنی علالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دو تین دن سے معدہ میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے مجھے استلاء کی تکلیف رہی۔ آج اس سے افاقہ تھا۔ لیکن بعض اوقات خصوصاً عمر کے ایک خاص حصہ میں انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ جبکہ متضاد قسم کی تکلیفیں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ استلاء کا علاج تیزابی مادے کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ لیکن میرے جسم میں وہ پہلے ہی زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب ڈاکٹر صاحب نے خود میری تجویز کے مطابق دوائی دی۔ تو اس سے استلاء کی تکلیف میں تو کمی واقع ہو گئی۔ لیکن شدید سر درد اور گلے میں بھی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ تاہم چونکہ دو دن میں مجلس میں نہیں بیٹھ سکا۔ اس لئے باوجود تکلیف کے آج آ گیا ہوں

(احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت و عافیت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور ہمیں حضور کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے)

بیماری کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

انبیاء کی جماعتوں کی مخالفت ضروری ہے

حضور نے فرمایا یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آجکل فتنہ و فساد کا زمانہ ہے۔ ہماری جماعت تو پہلے ہی بتیس دانتوں میں زبان کی طرح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امن کے زمانہ میں بھی ہمارے لئے تکلیفیں ہی ہوتی ہیں۔ درحقیقت ایسے لوگوں کے لئے جو خدا کے نبی اور مامور پر ایمان لانے کا دعوےٰ کرتے ہوں امن ہو نہیں سکتا یہ ممکن ہی نہیں کہ خدا کے نبی کی جماعت میں شامل ہو کر پھر تکلیفیں نہ آئیں انبیاء کی جماعتوں کے لئے تکلیفوں اور ابتلاؤں کا آنا تو ایک ایسا قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ اگر کسی وقت مخالفت نہ ہو۔ تو دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی۔ یا تو اس مدعی ماموریت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا دعویٰ غلط اور جھوٹا ہوگا۔ اور یا پھر اسکی جماعت میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہوگا۔

حضور نے جماعت کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہم تو مسلمانوں کے ساتھ ان کی تکلیفوں میں ہمدردی رکھتے ہیں۔ لیکن مسلمان پھر بھی ہمیں تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ چنانچہ آج ہی میں نے ضلع لائل پور کے دو غریب احمدیوں کا یہ خط پڑھا ہے۔ کہ غیر احمدی حملہ کرکے ان پر آچڑھے۔ اور انہیں مجبور کرنے لگے۔ کہ یا تو ہمارے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور یا پھر مسجد سے نکل جاؤ۔ وہ احمدی لکھتے ہیں۔ کہ ان مسلمانوں نے ہمیں کہا۔ کہ پاکستان ہمیں لینے دو۔ سب سے پہلے ہم تم لوگوں کو ختم کریں گے۔ آخر سکھوں نے ان احمدیوں کو پناہ دی۔ اور ان کے گھر انہوں نے رات گذاری۔ گویا مسلمانوں کی خاطر ہم جس قوم کی دشمنی مول لیتے ہیں۔ اس کے افراد نے ہی انہیں پناہ دی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن کی ہم ہمدردی کرتے ہیں۔ اور جن کی خاطر ہم دوسری قوموں سے دکھ اٹھاتے ہیں۔ ہمیں ان سے بھی آرام کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ انبیاءؑ کی جماعتوں میں تو شامل ہونے کے معنے ہی یہ ہیں۔ کہ ہم ہر تکلیف اور دکھ برداشت کرنے پر آمادہ ہیں۔ جس طرح منہ میں نمک ڈال کر یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ منہ کا ذائقہ نمکین نہ ہو۔ جس طرح منہ میں مرچیں ڈال کر یہ توقع نہیں ہوسکتی۔ کہ مرچیں نہ لگیں۔ اسی طرح انبیاءؑ کی جماعت میں شامل ہوکر آرام اور راحت کی امید کرنا بھی عبث ہے۔

ایک طبعی سوال

حضور نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ان تکلیفوں کو دیکھتے ہوئے مومن کے دل میں قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدائی وعدوں کے مطابق ہمیں کس طرح ترقی حاصل ہوگی۔ اور وہ ترقی کب ہوگی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مومن کو خدائی وعدوں پر یقین نہیں ہوتا۔ اسے یقین تو ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ خدائی وعدے انسانی عقل کو اور دماغ کو سلب نہیں کیا کرتے۔ بلکہ عقل بہرحال اپنا کام کرتی ہے۔ اور دماغ بہرحال سوچتا اور غور کرتا ہے۔ اس لئے مومن کے دل میں یہ سوال پیدا ہونا ایمان کے خلاف نہیں۔ بلکہ ایمان کا جزو ہے اور یہ اس لئے پیدا ہوتا ہے۔ تاکہ خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ بھی دیکھ لیں اور مزید حلاوت ایمان حاصل کریں۔

حضور نے اس سلسلے میں قرآن مجید میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت حزقیل کی مثال بیان فرمائی۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول رب ارنی کیف تحی الموتٰی۔ (بقرہ) کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدائی وعدوں پر تو ایمان تھا۔ لیکن وہ اپنی آنکھوں سے ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھ کر خدائی وعدوں کے پورا ہونے کا شاہد بننا چاہتے تھے۔ اسی لئے آپ نے نہایت اشتیاق سے فرمایا۔ کہ اللہ میاں میں ایمان تو رکھتا ہوں۔ کہ آپ مردے زندہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ذرا میرے مُردوں کو بھی تو زندہ کیجئے۔ مطلب یہ تھا۔ کہ میری امت اور میری قوم کے لئے بھی تو احیاء کا سلسلہ جاری کرکے دکھایئے۔ اس پر اللہ تعالےٰ بھی لطیف رنگ میں ہی جواب دیتے ہوئے چار پرندوں کا ذکر فرماتا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ اے ابراہیم۔ میں تیری قوم کو چار پرندوں کے ذریعہ چار دفعہ زندہ کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق چار نبیوں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ابراہیمؑ کی قوم کو زندہ کیا۔ اس سلسلے میں حضور نے بعض اور مثالیں بھی دیں۔ اور نہایت وضاحت سے بتایا کہ یہ سوال دل میں پیدا ہونا ایمان کے منافی نہیں بلکہ ایمان کے عین مطابق ہے۔ فطرتی طور پر جب ایک احمدی احمدیت کی ترقی کے متعلق پیشگوئیاں پڑھتا ہے۔ تو بعض اوقات بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔ کہ پتہ نہیں یہ دن کب آئیگا۔ کاش ہماری زندگی میں یہ دن آجائے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ ترقیات دیکھ لیں۔ اس کا یہ کہنا اس کی خواہش کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ ایمان کی کمزوری کی وجہ سے۔ کیونکہ انسان طبعًا چاہتا ہے۔ کہ الہام کی عقل اور مشاہدے کے ذریعے بھی تصدیق ہوجائے۔ تاکہ معاملہ تاویل طلب نہ رہے۔ بلکہ انسان خدائی الہام کے پورا ہونے کا عینی شاہد بن جائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ گلے کی تکلیف کی وجہ سے میں آج اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس امر پر انشاءاللہ تعالےٰ پھر روشنی ڈالوں گا۔ کہ خداتعالےٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت اور اسلام کی ترقی کب ہوگی۔ اور کس طرح ہوگی؟

مجالس خدام الاحمدیہ

بعض نمائندگان مجالس کو عین سالانہ اجتماع کے موقعہ پر احساس پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی علمی مقابلوں میں حصہ لیں۔ اور اس وقت وہ بوجہ عدم تیاری شامل ہونے سے محروم ہوجاتے ہیں اس لئے جملہ خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال انشاءاللہ تعالیٰ العزیز مندرجہ ذیل امور کے مقابلے ہوں گے۔ جن کے لئے ابھی سے مجالس کی طرف سے باقاعدہ تیاری کا انتظام ہوجانا چاہیئے۔ تا ہر نمائندہ یا مجالس بحیثیت مجموعی اپنی ترقی پر نام حاصل کرسکے (۱) دوران سال میں کس قدر قرآن کریم حفظ کیا گیا (۲) دوران سال میں کس قدر احادیث رسول کا مطالعہ کیا گیا۔ (۳) دوران سال میں کس قدر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا گیا۔ (۵) دوران سال میں مجالس نے بحیثیت مجموعی شعبہ تعلیم کے جملہ کاموں میں کس قدر دلچسپی سے حصہ لیا۔ یاد رہے۔ کہ سال گذشتہ سالانہ اجتماع سے سالانہ اجتماع سے آنے والے سالانہ اجتماع تک شمار ہوگا۔

(۶) وسعت معلومات عامہ اس میں تاریخ اسلامی۔ تاریخ احمدیت۔ عام مذہبی تاریخ فقہ۔ جنرل نالج کے سوالات ہوں گے۔ (۷) انصار سلطان القلم کا مقابلہ ہوگا۔ (۸) حسن بیان کا مقابلہ ہوگا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مسجد احمدیہ گلگت کیلئے اعانت

گلگت نہایت اہم جگہ ہے۔ بہت سے ممالک کی سرحدات ملتی ہیں۔ یہاں خداتعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد موجود ہیں۔ اور اب انہیں ایک مسجد کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ لیکن ان کی تعداد اور مالی استعداد اتنی کم ہے۔ کہ وہ اکیلے اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے وہ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی مالی مدد فرماکر ان کے ساتھ شریک ثواب ہوں۔

پروگرام دورہ بھرتی

میں نے ای۔ اے۔ آر۔ او قادیان کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ سرکاری طور پر ضلع گورداسپور کے اہم مقامات کا مختصر دورہ کرکے نوجوانوں کو فوج کے مختلف محکموں اور پولیس کی بھرتی کے لئے معلومات بہم پہنچاکر ان کو بھرتی کے لئے تیار کریں۔ ذیل میں ان کا پروگرام دیا جاتا ہے۔ امید ہے نوجوان ان سے مل کر ضروری معلومات حاصل کریں گے۔

(ناظر امور عامہ)

۱۵ رمئی۔ بگول۔ ۸ بجے صبح۔
" پیرو چیچی ۱۲ بجے دوپہر
" جاگو وال بیٹ ۵ بجے شام
۱۶ رمئی۔ بھینی لیسوال ۸ بجے صبح
۱۷ " " سٹھیالی ۹ " "
۱۸ " " ونجوال ۸ " "
" " کھارا ماچھیاں ۳ بجے دوپہر
۱۹ رمئی علی وال ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے صبح تک (ڈاک بنگلہ)
۲۵ رمئی ڈلہوزی ۱۰ بجے
۲۷ رمئی چنبہ (۲۸، ۲۹، دو دن)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

531
Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم پنجاب کے خلاف مسلمانان پنجاب کے ریزولیوشن

کانپور

جماعت احمدیہ کانپور کا یہ مخصوص جلسہ کانگرس اور ہندو دل کی تقسیم پنجاب اور بنگال کی تجویز کو نہ صرف ان کے لئے مضر سمجھتا ہے۔ بلکہ اُن کے اس قدم کو اُن کی ناعاقبت اندیشی پر محمول کرتے ہوئے ان کو آگاہ کرتا ہے۔ کہ تقسیم بنگال و پنجاب در اصل تقسیم ہندوستان کی صورت اختیار کرے گا۔ اور ہندوستان کا ہر صوبہ اکثریت اور اقلیت کے حصوں میں تقسیم ہو جائے گا جس سے ہندوستان کی اقتصادی و تمدنی حفاظت خود اختیاری کو زبردست صدمہ پہنچیگا۔ اس خطرہ کو مدنظر رکھکر یہ جلسہ تقسیم پنجاب اور بنگال کی پرزور مخالفت کرتا ہے۔ اور وائسرائے ہند و گورنر پنجاب و گورنر بنگال، سردار پٹیل، مسٹر گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو ہندوستان کی آئندہ تباہ حالی کیطرف متوجہ کرتا ہے جو تقسیم پنجاب اور بنگال کی وجہ سے پیدا ہو گی۔

فیروز پور

جماعت احمدیہ فیروز پور شہر کا ایک غیر معمولی جلسہ مورخہ ۲۸/۴/۴۷ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ فیروز پور شہر میں زیر صدارت حاجی محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ انجینئر میونسپلٹی فیروز پور و نائب امیر جماعت احمدیہ فیروز پور منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں:-

(۱) جماعت احمدیہ فیروز پور شہر تقسیم پنجاب کی تجویز کو پنجاب کی ترقی کے لئے سخت مضر سمجھتی ہے۔ اور پورے زور سے اس کی مخالفت کرتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے اگر کسی وجہ سے تقسیم پنجاب ناگزیر ہو تو اس امر کو لازماً مدنظر رکھا جاوے۔ کہ جن اضلاع یا تحصیلوں میں مسلمانوں کی آبادی نصف یا اس سے زیادہ ہے۔ خواہ وہ زیادتی کتنی ہی معمولی ہے۔ ان اضلاع یا تحصیلوں کو مغربی پنجاب کے ساتھ شامل کیا جائے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقل ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند، ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور پریس کو بھیجی جاوے۔

ویرووال افغاناں ضلع امرتسر

بتاریخ ۲۷/۴/۴۷ کو اجلاس مسلمانان ویرووال میں بصدارت خان احمد خان صاحب باتفاق رائے مندرجہ ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

۱۔ مسلمانان ویرووال جناب گورنر جنرل بہادر سے پرزور استدعا کرتے ہیں۔ کہ پنجاب کو ہرگز تقسیم نہ کیا جائے۔

۲۔ بفرض محال اگر تقسیم ناگزیر ہو۔ تو کم از کم ان شہروں ضلعوں اور تحصیلوں حتیٰ کہ علاقوں کو جہاں کہ مسلمانان کی اکثریت ہے مغربی پنجاب کے ساتھ ملحق کیا جاوے

۳۔ نقول جناب گورنر جنرل بہادر۔ اخبار الفضل نوائے وقت۔ انقلاب۔ احسان اور زمیندار کو بھیجی جاوے

(مسلمانان ویرووال ضلع امرتسر پنجاب)

کھیوڑہ ضلع ہوشیارپور

آج مورخہ ۲۷/۴/۴۷ کو اسلامیہ سکول میں ایک عام اجلاس زیر صدارت مولوی واحد علی خان صاحب رئیس بمقام کھیوڑہ ضلع ہوشیارپور منعقد ہوا۔ جس میں مواضعات کھیوڑہ و متھیانہ و سمبلی و بھگانہ و بنڈوری کرد بہیڑیاں و لگانہ و میراں پور و گجراتاں کے لوگ بغرض شمولیت اجلاس جوق در جوق بلاتمیز مذہب تشریف لائے۔ بعد تلاوت قرآن مجید و فرقان حمید و نعت خوانی صوبیدار سردار خان چوہدری صاحب نے ضرورت تعلیم پر نہایت پُرجوش تقریر فرمائی۔ نیز تقسیم پنجاب کے ذریعہ کانگرس و سکھ اپنی شاطرانہ چال سے ملک میں بد امنی پھیلا رہے ہیں۔ اس پر روشنی ڈالی۔ عام باشندگان دیہات پر جب یہ بات ظاہر ہوئی۔ تو غم و غصہ کی لہر چھا گئی اور حاضرین جلسہ نے فی الفور تقاضا کیا۔ کہ اس اجلاس میں ایک ریزولیوشن تقسیم پنجاب کے خلاف پاس کیا جاوے اور نقول ریزولیوشن جملہ اخبارات یعنی الفضل قادیان اور نوائے وقت و زمیندار وغیرہ وغیرہ مسٹر گورنر پنجاب و گورنر جنرل و صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ہوشیارپور کو بھیجوایا جائے۔ لہذا حسب ذیل ریزولیوشن منجانب چوہدری فتح محمد صدر جماعت احمدیہ چھیانہ پیش ہوا جو کہ باتفاق رائے پاس ہوا۔ (۱) ہم جملہ باشندگان دیہات علاقہ جنوبی سیرووال تقسیم پنجاب کے ڈھونگ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ تقسیم صوبہ پنجاب نہیں۔ بلکہ ہماری اقتصادی و تمدنی تعلیمی حالت کا جنازہ ہے اس تقسیم کو ہم ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ ارباب بست و کشاد حکومت ہمیں کانگرس و سکھ صاحبان کی اس ذہنیت سے محفوظ فرمائیں گے۔ اور تقسیم پنجاب نامنظور فرماویں گے

(۲) نقول ریزولیوشن بغرض اشاعت جملہ اخبارات صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور گورنر پنجاب و گورنر جنرل صدر مسلم لیگ صوبہ پنجاب کو ارسال کی جاویں مشکور ہونگے

ڈھیسیاں ضلع گورداسپور

جملہ مسلمانان ڈھیسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز جمعرات ۸/۵/۴۷ منعقد ہوا۔ مفصلہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ ہندو کانگرس کی طرف سے تقسیم پنجاب کا جو سوال اُٹھایا گیا ہے۔ اس سے ہم اظہار نفرت کرتے ہیں۔

۲۔ اگر پنجاب کو بہر صورت تقسیم کرنا ضروری سمجھا جائے۔ تو ہم اس بات کو گورنمنٹ پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جن ضلعوں تحصیلوں تعلقوں اور شہروں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ انہیں بہر صورت مغربی پنجاب کے ساتھ شامل کیا جائے۔

۳۔ ان قرار دادوں کی نقولات مسلم اخبارات کو ارسال برائے اشاعت بھیجی جائیں۔

(خاکسار ان مسلمانان ڈھیسیاں)

رانچی (بہار)

جماعت احمدیہ رانچی (بہار) نے متفقہ ریزولیوشن پاس کر کے وائسرائے ہند کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ ہم موجودہ تقسیم (تقسیم پنجاب و بنگال) کے [illegible] خلاف ہیں۔ اور احتجاج کرتے ہیں۔ کہ ایسا اقدام نہ کیا جائے۔

(اے سی۔ پال۔ برادر ز رانچی)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احمدیہ جماعتوں کے لئے یکم مئی ۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۴۸ء تک اصحاب ذیل کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا تقرر سلسلہ کے لئے اور خود اُن کی ذات کے لئے مبارک کرے۔

(۱) جمشید پور — امیر — بشیر احمد صاحب چغتائی
" — نائب امیر — عبد المجید صاحب
(۲) لائلپور — امیر — شیخ نذر محمد صاحب
" — نائب امیر — چوہدری عبد الرحمن صاحب
(۳) بمبئی — امیر — سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
" — نائب امیر — چوہدری رحمت اللہ صاحب باجوہ
(۴) لاہور — امیر — شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
" — نائب امیر — پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
(۵) گوجرانوالہ — امیر — میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ
(۶) پشاور — نائب امیر — مرزا شمس الدین خان صاحب
(۷) ڈیرہ اسمٰعیل خان — امیر — شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو انجینئر
(۸) تھرائی لورنگ — امیر — صاحبزادہ محمد طیب صاحب
(۹) سونگھڑہ — امیر — مولوی سید محمد محسن صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

حصہ وصیت میں اضافہ

محمد ابراہیم صاحب غالب ملازم تحریک جدید نے ۱/۱۰ سے ۱/۸ نبی بخش صاحب قادیان ۱/۱۰ سے ۱/۹ جمعدار بشیر احمد صاحب دار الفضل ۱/۱۰ سے ۱/۹ امیر احمد صاحب موذن مسجد مبارک ۱/۹ سے ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ محمد عثمان صاحب واقف زندگی نے ۱/۱۰ سے ۱/۸ عبد الحق صاحب شاکر ۱/۹ سے ۱/۸ قربان حسین صاحب بگو ضلع بلوچ ۱/۱۰ سے ۱/۹ تک۔

ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب نے ۱/۱۰ سے ۱/۹ تک امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین خان صاحب نے ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ۔ یہ نمونہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے

(سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دُعا

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی میں بیمار ہیں

محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کا لڑکا محمد نفیس اکثر بیمار رہتا ہے۔ بیماری بعض دفعہ تشویشناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔

سید ولایت شاہ صاحب محلہ دارالرحمت عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت لاغر ہو گئے ہیں۔

چوہدری محمد حسین صاحب ناصر آباد اسٹیٹ بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔

سید ناظر حسین صاحب ساکن کانو وال ضلع سیالکوٹ اپنے لڑکے کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

عزیزالدین صاحب زرگر لاہور کی لڑکی چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار

شمشاد احمد صاحب ابن حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

قاضی منشی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل مالک انصاری دواخانہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب سب کیلئے درد دل سے دعا فرمادیں

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

ضروری انتباہ

مادۂ حیات کو ضائع ہونے سے بچائیے

ہندوستان میں ہر سو آدمیوں میں سے کوئی فرد بشر ایسا ہوگا۔ جو مادۂ حیات کو ضائع ہونے سے بچانے میں کامیاب ہوا ہو۔ زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے ایسے مریضوں کے فائدہ کے لئے ان کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اولین فرصت میں محلول خاص اور قرص خاص کا استعمال شروع کر دیں۔

محلول خاص آٹھ روپیہ فی بوتل۔ قرص خاص ۱۰۰ ٹکیہ چھ روپے

ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدینؓ قادیان

قومی خوشحالی و صنعت لازم ملزوم ہیں

اسی کیلئے

ہم نے ملک کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے زراعتی آلات و دیگر مشینری مشین قیمہ۔ سیویاں آئس کریم آلات بجلی۔ سائیکل کے پرزوں کا سل مارکہ نٹ بٹن کی ساخت و سپلائی کا اعلٰے پیمانہ پر انتظام کیا ہے۔

آپ بھی ہماری مصنوعات خرید کر قومی صنعت کو فروغ اور ہماری کاریگری کی داد دیں۔ واجبی دام اور تسلی بخش مال کی گارنٹی کیجاتی ہے۔ باتصویر فہرست مفت طلب کریں

اے۔ کے انجنیئرز راوی روڈ لاہور
سب آفس بٹالہ

بمبئی کی سکرین اور سکرین کی گولیاں

اس وقت تمام ہندوستان سے سکرین کی مانگ آرہی ہے۔

دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بذریعہ پارسل پوسٹ بآسانی یہ چیز بمبئی سے منگوائیں۔ اور جلد منگوائیں۔

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۲۳ جمشید فیروز محل بمبئی

اعلان برائے جنت مکان فروخت

ایک باموقعہ عالیشان مکان محلہ مسجد فضل میں نہایت اعلیٰ میٹریل سے تیار شدہ قابل فروخت موجود ہے جس میں علاوہ بیٹھک کے سٹور روم اور باورچی خانہ کے تین بڑے کمرے برآمدہ و پختہ صحن ہے بجلی اور نلکا کا انتظام ہے گرمیوں میں چھت پر سونے کیلئے قد آدم پردے بھی موجود ہیں مسجد مبارک مسجد اقصیٰ اور حضرت صاحب کے گھروں کے بالکل قریب واقع ہے۔ بازار کی سائیڈ میں دو دوکانیں بھی تعمیر ہو سکتی ہیں جنکی بنیادیں بھری ہوئی ہیں خواہشمند احباب خط و کتابت کر کے فیصلہ کریں۔ ضیاءالدین احمد احمدیہ وڈ سٹور محلہ دارالفتوح قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سُرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری ہیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدہ کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۶ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ: **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

(۱) احمدیت کا اقرار کرنا کیوں ضروری ہے (۲) غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں (۳) قرآن شریف میں خدا تعالےٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور نیا فرقہ قائم کریں (۴) کیا قرآن شریف وحدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح مہدی کو علانیہ طور پر مانیں (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائیگی

جواب: از حضرت امام جماعت احمدیہ۔ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ طالب حق کو مفت۔ تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ۔ معہ محصولڈاک

عبداللہ الہٰ دین سکندرآباد دکن

کشمیر کی بوٹیاں: میں کشمیر کی جڑی بوٹیاں۔ اسطوخدوس۔ ربہ سیاہ بنفشہ وغیرہ مہیا کرتا ہوں۔ جس دوکاندار کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط وکتابت کریں صرف معقول مال بھیجا جائے گا۔ المشتہر حکیم مفتی محمد منظور مقامی ہانجی پورہ ڈاکخانہ ترا‌ؤگام ضلع بارہ مولا کشمیر

جناب چیف ٹریفک مینیجر صاحب بہادر اودھ اینڈ ترہٹ ریلوے

تحریر فرماتے ہیں: "مجھے دفتری کام سے بہت تھکن اور کمزوری محسوس ہونے لگتی تھی آپ کی "سونے کی گولیوں" کے استعمال سے اب کام کرتے ہوئے نہ تھکن محسوس ہوتی ہے نہ کمزوری۔ بہت مفید طلسمی اثر گولیاں ہیں۔ دو صد گولیاں اور بھیج دیں۔"

قیمت سونے کی گولیاں ایک روپے کی چار عدد۔ ایک ہفتہ کورس تین روپے آٹھ آنے۔ دو ہفتہ کورس ساڑھے سات روپے۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان دارالامان

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایک ماہ کا کورس سات روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

مسٹر جناح کا تازہ بیان

نئی دہلی ۱۳ مئی مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے سردار پٹیل کے ایک بیان کے جواب میں فرمایا۔ سردار پٹیل نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ برطانیہ تمام اختیارات موجودہ عارضی حکومت کو سونپ دے اس طرح ایک ہفتہ کے اندر اندر امن قائم ہو جائے گا اور لیگ کانگرس میں مفاہمت ہو جائے گی۔ میرے نزدیک سردار پٹیل کی یہ تجویز وحشیانہ مہمل اور شرمناک ہے۔ یہ محض ان کا ایک خواب ہے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ ویسی صورت ہے جو دس کروڑ مسلمانوں کو ہندوؤں کی اکثریت کے سپرد کر دینے کے مترادف ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ اگر برطانیہ تقسیم ہند کا فیصلہ کرے تو موجودہ مرکزی حکومت توڑنا اور تمام اختیارات پاکستان اور ہندوستان کی دستور ساز اسمبلیوں کو سونپنا ضروری ہوگا۔ اور فوجوں کو بھی لازماً تقسیم کرنا ہوگا۔

مسٹر جناح نے تقسیم پنجاب و بنگال کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اگر پنجاب اور بنگال کی ہندو اقلیت کے حقوق کے تحفظ کے لئے انہیں الگ کرنا ضروری ہے۔ تو یہی دلیل ہندو اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں اور اقلیتوں پر بھی چسپاں ہوگی۔ اس اصول کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں لازمی طور پر ہندوستان کو بے شمار نئے صوبوں میں تقسیم کرنا پڑے گا۔ لیکن میرے نزدیک اس طرح صوبوں کی اقتصادی یکجہتی ختم ہو جائے گی۔ اور بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔

لاہور میں فساد ہوتے ہوتے رہ گیا

لاہور ۱۳ مئی گزشتہ شب چوک رنگ محل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے گروہ جمع ہو کر ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ اور اس طرح فساد کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا۔ لیکن پولیس کی بہت بڑی جمعیت بروقت پہنچ گئی۔ اور اس نے لوگوں کو منتشر کر دیا۔

ہندوستان کا مستقبل اور برطانیہ

لنڈن ۱۳ مئی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی لیڈروں کی مجوزہ کانفرنس کا التوا ان اختلافات کا نتیجہ ہے جو ہندوستان کے مسئلہ کے متعلق برطانوی کابینہ کے ارکان میں رونما ہو چکے ہیں۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی مراجعت دہلی اس لئے ملتوی ہوئی ہے۔ تا کہ انتقال اقتدار کے سلسلے میں وائسرائے کی تازہ رپورٹ پر لنڈن میں مزید غور و خوض کیا جا سکے۔ آج برطانوی کابینہ کے اجلاس میں اس رپورٹ پر غور کیا گیا۔

برطانوی اخبارات یہ قیاس آرائیاں کر رہے ہیں کہ برطانوی حکومت شاید جون ۱۹۴۸ء سے پہلے ہی ہندوستان کے انتظام حکومت کی ذمہ داریوں سے دست بردار ہو جائے گی۔ جب تک ہندوستان کے نمائندے اکھنڈ ہندوستان یا تقسیم کے مسئلہ کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر بیٹھتے۔ اس وقت تک انتقال اقتدار کی کارروائی سر انجام دینے کے لئے کوئی قطعی قدم نہیں اٹھایا جائے گا۔

برطانیہ کی لیبر پارٹی کے ترجمان ڈیلی ہیرلڈ کے سیاسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ۲ جون کو جب وائسرائے ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس کریں گے۔ تو انہیں انتقال اقتدار کی سکیم مل چکی ہوگی۔ برطانوی حکومت اور وائسرائے لیڈروں پر یہ واضح کر چکے ہیں۔ کہ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور قومی مفاد اس امر سے وابستہ ہیں کہ وزارتی مشن کی سکیم کو منظور کر لیا جائے۔ لیکن اگر ہندوستانی لیڈر اس بنیادی مسئلہ پر کوئی مفاہمت نہ کر سکے۔ تو برطانوی حکومت اہم فیصلہ کو معرض تاخیر میں ڈال لینے کے لئے تیار نہ ہوگی۔

مفتی فلسطین کے داخلہ فلسطین پر پابندی

لنڈن ۱۲ مئی۔ کل پارلیمنٹ میں وزیر نو آبادیات نے ایک ممبر کے سوال کے جواب میں کہا فلسطین کے مفتی اعظم کے داخلہ فلسطین پر جو پابندی عائد کر دی گئی ہے اس پر نظر ثانی کرنے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں۔ یہ پابندی بدستور جاری رہے گی۔ مفتی فلسطین ان دنوں مصر میں مقیم ہیں۔

وزیر اعظم بنگال دہلی میں

دہلی ۱۹ مئی۔ آج مسٹر حسن شہید سہروردی اور فنانس منسٹر مسٹر فضل الرحمن کلکتہ سے نئی دہلی پہنچے۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر سہروردی کل مسٹر محمد علی جناح اور وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان ملاقاتوں میں تقسیم بنگال کے متعلق ہندوؤں کے مطالبہ پر تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ آپ بنگال کے مستقبل کے متعلق مسلم لیگ ہائی کمان کے سامنے چند اہم تجاویز رکھیں گے۔ مسٹر سہروردی اس سلسلہ میں گاندھی جی سے بھی متعدد ملاقاتیں کر چکے ہیں۔

امرتسر کی حالت

امرتسر ۱۳ مئی۔ آج کرفیو کے اوقات میں ایک بہت بڑی حویلی نذر آتش کر دی گئی۔ شام کو ایک شخص پر حملہ کیا گیا۔ سٹی مجسٹریٹ نے ۲۸ اشخاص کو کرفیو کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں پچاس پچاس روپے جرمانہ کیا۔ کل کی آزادانہ جنگ میں جو بم استعمال کئے گئے تھے۔ اس کے سلسلے میں پولیس سرگرمی کے ساتھ تفتیش کر رہی ہے۔

ذہنی اصلاح کا طریق

حضور کی خدمت میں ایک جماعت کے سیکرٹری مال صاحب نے لکھا کہ "چند احباب کو وقف جائداد کے سلسلہ میں تھوڑا سا تردد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس امر کے پیش نظر کہ انہوں نے اپنی جائداد کا ایک حصہ اپنی وصیت کے سلسلہ میں بحق انجمن پہلے ہی ہبہ کر دیا ہے۔ تو پھر ان سے وقف جائداد کا مطالبہ کیوں ہو؟"

حضور نے اس سوال کا جواب مندرجہ ذیل مرحمت فرمایا۔ "وصیت تو ساری ادا کرنی ہے یہ ساری تو ادا نہیں کر رہا ضرورت کے وقت مناسب مطالبہ ہوگا۔ یہ تو ایک ذہنی اصلاح کا طریق ہے۔ کہ سب جائداد سلسلہ کو وقف کر دی ہے"۔

جن دوستوں نے ابھی اپنی جائداد وقف نہیں کی اور اسی وجہ سے وہ متردد ہیں ان کو اپنی جائداد فوراً وقف کرنی چاہیئے۔ ۲۰ مئی سے قبل وعدے حضور کی خدمت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید

لجنات ــــ کا ــــ امتحان

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ کتاب "ہمارا خدا" کا امتحان بیرونجات کی لجنات کا ۲۵ مئی بروز اتوار اور قادیان کا ۲۹ مئی بروز جمعرات ہوگا۔ چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے جلد از جلد امتحان میں شریک ہونے والی مستورات کے نام دفتر میں ارسال کریں۔

اس دفعہ کتاب کے صرف شروع کے ۱۲۸ صفحوں کا امتحان ہوگا۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

ایک غلط خبر:۔ اخبار الفضل مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء میں ایک خبر مسمی غلام نبی جلد ساز کی طرف سے کہ ملک نواب خان صاحب ڈسپنسر ریلوے ہسپتال لدھیانہ وفات پا گئے ہیں بالکل غلط ہے۔ [illegible] موصوف [illegible] ہیں۔ [illegible] ملک